

جلد: ۴۴ شماره: ۳

فکر و نظر..... اسلام آباد

## مولوی غلام حسین قریشی (ساہو والا، ضلع سیال کوٹ) (چند قلمی آثار اور فارسی نمونہ کلام)

ڈاکٹر عارف نوشاہی ☆

مولوی غلام حسین قریشی، مقیم ساہو والا، ضلع سیال کوٹ تیرہویں صدی ہجری کے اواخر اور چودھویں صدی ہجری کے پہلے ربع میں عربی، فارسی اور اردو کے ایک فاضل مصنف، شاعر اور کاتب گذرے ہیں۔ ان کے حالات پر واحد دست یاب مآخذ ایک مختصر فارسی رسالہ شجرہ طہین ہے جسے پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب نے ایک قلمی نسخے کی مدد سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

شجرہ شجرہ طہین ساہو والا کے ایک علمی خاندان کے چند افراد کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کا کچھ مواد مولوی محمد شمس الدین (م ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء) کے دو بیٹوں محمد شہسوار الدین احمد (م ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء) اور محمد شہنواز الدین احمد (زندہ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۷ء) نے تیار کیا جسے ہمارے ممدوح مولوی غلام حسین قریشی نے ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء میں از سر نو مرتب کر کے تاریخی نام شجرہ شجرہ طہین دیا<sup>(۲)</sup> اور اس پر ایک بے نقط (بہ صنعت مہملہ) دیباچہ تحریر کیا۔<sup>(۳)</sup> شجرہ شجرہ طہین قاضی رحیم الدین قریشی اسماعیلی اور ان کی اولاد کا مختصر تذکرہ ہے۔ قاضی صاحب عہد عالمگیر (۱۰۶۹-۱۱۱۸ھ / ۱۶۵۸-۱۷۰۷ء) میں سلطان پور، جلال آباد (افغانستان) میں متعین تھے۔ بعد میں تبدیل ہو کر وزیر آباد (پنجاب) چلے آئے اور بقیہ عمر وہیں گذاری۔ مولوی غلام حسین قریشی کا شجرہ نسب قاضی رحیم الدین تک چھ درمیانی واسطوں سے اس طرح پہنچتا ہے: غلام حسین بن نور احمد بن محمد رمضان بن غلام محمد بن شیخ احمد بن محمد مسلم بن عبدالغنی بن قاضی رحیم الدین قریشی اسماعیلی۔<sup>(۴)</sup>

جیسا کہ ذکر ہوا یہ خاندان افغانستان سے پنجاب آیا اور یہاں ساہو والا، ضلع سیال کوٹ اور دیگر قصبوں میں آباد ہوا۔<sup>(۵)</sup> اس خاندان میں طبابت موروثی تھی اور کم از کم مذکورہ آٹھ پشتیں صاحب علم و حکمت تھیں۔ مولوی غلام حسین نے شرح مواقف (قلمی، پنجاب یونیورسٹی، شمارہ ۹۰۲۸) کے ترقیے میں اپنے اجداد کے ناموں کے ساتھ جو القاب تحریر کیے ہیں وہ ان کا علمی مرتبہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں اس خاندان کے ایک فرد مولوی غلام حسین قریشی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے جو مخطوطات پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے مرکزی کتب خانے میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے، ان میں سے بعض کے

ترقیے بے حد علمی اور معلوماتی نوعیت کے ہیں، جن سے کاتب (مولوی غلام حسین) کی علمیت اور حسن ذوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ مخطوطات یک جا دیکھ کر خیال گذرا کہ اگر اس فاضل شخص کے حالات اور دست یاب مخطوطات کے ترقیے اور ان سے مأخوذ معلومات کو یکجا مرتب کر دیا جائے تو شاید پنجاب کی علمی تاریخ پر کام کرنے والوں کے لیے مفید ثابت ہو۔

### مولوی غلام حسین کے حالات

مولوی غلام حسین کے حالات زندگی کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک وہ حالات جو شجرہ شجرہ طہین میں آئے ہیں یا اس کے فاضل مرتب محمد اقبال مجددی صاحب نے حواشی میں لکھے ہیں؛ دوسرے وہ جو مولوی صاحب کی کتابت کردہ کتابوں کے ترقیوں سے مأخوذ ہیں۔

### الف: شجرہ شجرہ طہین سے مأخوذ حالات

”علم ادب اور طب اپنے والد [حکیم نور احمد، متوفی ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء] سے پڑھے، حدیث مولانا مولوی غلام محمد بگوی [۱۲۵۵-۴ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ / ۱۸۳۹-۱۹۰۰ء] اور شیخ المصباح عبداللہ غزنوی [۱۲۳۰-۱۲۹۸ھ / ۱۸۱۵-۱۸۸۱ء] اور منطق مولانا مولوی فیروز الدین اور حکمت مولانا حیات گل اور ان کے استاد مولانا مولوی محمد عبداللہ سکندر پوری سے پڑھی۔ آپ [یعنی مولوی غلام حسین] اپنے بزرگوں کا نام بے حد زندہ کرنے والے ہیں۔ شعر گوئی کی طرف بھی میلان رکھتے ہیں۔ اس رسالہ [شجرہ شجرہ طہین] میں جو عربی اور فارسی تاریخیں درج ہوئی ہیں وہ انہی کی کہی ہوئی ہیں۔ وہ اپنا قیمتی وقت طلباء کی تدریس اور امراء و غرباء کے علاج میں صرف کرتے ہیں۔ آپ متواضع، غریب خو، متحمل مزاج اور میانہ رو ہیں۔ آپ کے تین بیٹے ہیں، ایک محمد شریف جو اسم بامسکی ہے۔ اس نے مطول تک درس پڑھا ہے۔ صلاحیت، راست روی اور فن معالجہ میں بفضل خدا شہرہ آفاق ہے۔ اس کے مکارم اخلاق اور مقبولیت دراصل اس کے جد بزرگوار [حکیم نور احمد] کی دعاؤں کا نتیجہ ہے؛ دوسرا بیٹا ظہور الدین ہے۔ وہ بھی نیک آثار کا نمونہ ہے اور مروجہ علوم پڑھنے میں مصروف ہے اور قیافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہین اور فہیم ہے؛ تیسرا بیٹا عبدالحکیم ابھی شیر خوار ہے اور فراست کی روشنی اس کے ماتھے سے عیاں ہے.....“ (۱)

پروفیسر مجددی صاحب نے شجرہ شجرہ طہین کے حاشیے میں جو معلومات فراہم کی ہیں وہ بلفظ یہ ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے کچھ وضاحتی کلمات بڑے بریکٹ [ ] میں لکھ دیے ہیں:

”مولانا غلام حسین کے مفصل حالات نہیں ملتے۔ ساہو والا، سیال کوٹ میں مقیم تھے۔ عربی،

فارسی اور اردو میں نہایت بلیغ شعر کہتے تھے۔ فارسی اور اردو میں ”غلام“ تخلص کرتے تھے۔ ان کا تصنیف کردہ منظوم اردو قصہ بلاٹ مولانا عبدالرشید سیالکوٹی مدظلہ کے کتب خانے [دارالنواد، لاہور] میں موجود ہے۔ اس قصے کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:

حمدِ خدا، نعتِ شفیع اُمم      دونوں میں قاصر ہے زبانِ قلم  
مدح کا حق ہو نہیں سکتا ادا      خامشی یاں ہوتی ہے حد ثنا

اختتام:

سال رقم کے لیے اے ہوشیار      ”قصہ عجیب ختم ہوا“ کر شمار

۱۳۲۲

۱۴۰ شعر، ۶ ورق، ۱۵ اسطر، خطی نسخہ بخط صاحب ترجمہ (مولانا غلام حسین)۔ مولانا غلام حسین کے ہاتھ کا لکھا ہوا حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکتوبات کا نہایت عمدہ نسخہ [مملوکہ سید انور حسین نفیس رقم، لاہور، مطبوعہ سید احمد شہید اکیڈمی، لاہور] راقم کی نظر سے گذر چکا ہے جس کے ترقیے میں انہوں نے اپنا نام اس طرح لکھا ہے: ”ابوالظفر عبید اللہ غلام حسین ۱۳۰۱ھ“۔ مولانا مرحوم کے ہاتھ کی مکتوبہ قریباً بیس کتابیں راقم الحروف کی نظر سے گذر چکی ہیں جو فن خوش نویسی کے علاوہ صحیح کتابت کے اعتبار سے نہایت اہم ہیں۔ مولانا غلام حسین کے کچھ خطوط مولانا عبدالرشید، لاہور اور سید نور محمد صاحب [قادری مرحوم، چک ۱۵ شالی، ضلع منڈی بہاء الدین] کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ مولانا غلام حسین کا مصنفہ مرثیہ جو انھوں نے اپنے کسی استاد کی وفات پر لکھا تھا، سید نور محمد صاحب کے ذاتی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔“ (۷)

مولوی غلام حسین کے والد حکیم مولوی نور احمد بھی فاضل شخص تھے، فارسی کے عمدہ نثر نویس، شاعر اور بڑے کہنہ مشق خطاط تھے۔ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا رسالہ رشیدیہ مصنفہ مولانا عبدالرشید جون پوری، مولانا عبدالرشید کے کتب خانہ دارالنواد، لاہور میں موجود تھا۔ اس کا ترقیمہ اس طرح ہے: ”بلطفہ وحسن توفیقہ بید نور احمد بن محمد رمضان بن حافظ غلام محمد غفر اللہ لہ والوالدیہ ۱۲۵۵ھ“۔ ان کے مختصر حالات ثمرہ شجرہ طین میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ (۸)

مولوی غلام حسین کے علمی کارنامے

۱۔ ثمرہ شجرہ طین

مولوی صاحب کا سب سے اہم کارنامہ اپنے خاندان کی مختصر تاریخ اور بزرگوں کے حالات کی تدوین، تسوید اور ترقیمہ شجرہ طین کے نام سے محفوظ ہے؛ اس کا ترقیمہ

حسب ذیل ہے:

”ما قصده و سوده الفاضل محمد شہسوار الدین و مولانا مولوی محمد شہنواز الدین و بعد  
هذا يقول متبع سنة سيد الكونين تراب العللين عبيد الله غلام حسين تجاوز الله عن سيئاته  
[كذا: سيآته] و رزقه نيل مرضاته في الدارين که حضرتين مرحومين مولوی محمد  
شہسوار الدین احمد و مولوی محمد شہنواز الدین نبذی از حالات پیشینان و پسینان کہ بر  
اوراق متفرقه مسوده نموده بودی، راقم آثم متفرقات ہر دو را فراہم نموده شاید مضامین  
را پیرایہ عبارت جدید پوشانیدہ، ہدیہ احباب ساخت تا من اولہ الی آخرہ بہ یک  
گونہ و یک نمونہ جلوہ تقریر بخشہ، بی آن کہ تصرّفی و تغیری دراصل مطلب راہ یابد۔  
و اگر حیات چند روز وفا نمود بعونہ تعالیٰ این شجرہ را آب و رنگ تکمیل تازہ خواہد  
داد۔ وما ذلک علی اللہ العزیز۔“

اس کے بعد سات شعروں کا قطعہ تارخ خود ہی کہا ہے، تارخ والا شعر یہ ہے:

چون کہ سال رقم شجرہ طلب کرد غلام  
”ثمرہ شجرہ طین“ گفت جو اہم ادراک

۱۳۲ ۲

مولوی غلام حسین نے مذکورہ ترقیے میں بشرط زندگی اس شجرہ کی جدید تکمیل کا جو ارادہ ظاہر  
کیا ہے، معلوم نہیں وہ پورا ہو سکا یا نہیں۔ پروفیسر مجذوبی صاحب نے بھی اس بارے میں لاعلمی ظاہر  
کی ہے۔ (۹)

۲۔ قصہ بلال، اردو

منظوم قصہ ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں مخطوطات:

ہمیں ۲۰۰۳ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں مخطوطات کی فہرست نگاری کرتے  
ہوئے مولوی غلام حسین قریشی کے کتابت کردہ بعض عربی اور فارسی قلمی نسخے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان  
کے ترقیے بے حد معلوماتی اور پختہ کاری کا نمونہ ہیں۔ یہاں ان تمام مخطوطات کے ترقیے اور کاتب کی  
مہریں اور ان نسخوں پر ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یادداشتیں نقل کی جاتی ہیں۔ نقل کے دوران دو  
اصطلاحوں کا استعمال باقی رہا۔ ”ظہریہ“ اس سے مراد یہاں

زیر بحث قلمی نسخہ کے پہلے ورق کی پیشانی ہے۔ دوسری ”ترقیمہ“، اس سے مراد یہاں زیر بحث قلمی نسخہ کا وہ آخری ورق ہے جہاں کاتب نے اپنا نام اور نسخے کی تاریخ کتابت وغیرہ لکھی ہے۔

مولوی غلام حسین قریشی کے کتاب کردہ ان نسخوں پر ”صدیقی کتب خانہ، پروپرائٹر شیخ محمد احسان الحق صدیقی، مستعملہ کتب فروشی، اندرون لوہاری منڈی، لاہور“ کی مہر ثبت ہے۔ گویا یہ نسخے اس کتب خانے کے ذریعے پنجاب یونیورسٹی کو فروخت ہوئے ہیں۔ پروفیسر مجددی صاحب نے شمرہ شجرہ طہین کے مقدمے میں مولوی صاحب کے کتابت شدہ بیس مخطوطات دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ قیاس ہے کہ یہ وہی مخطوطات ہوں گے، لیکن پروفیسر صاحب نے کسی نسخے کی تفصیل مہیا نہیں کی، لہذا ذیل کی سطور میں جو کچھ پیش کیا جا رہا ہے وہ بالکل تازہ مواد ہے۔

مضمون کے پہلے حصے میں ان مخطوطات کا تاریخ کتابت کے اعتبار سے ذکر کیا جاتا ہے جو مولوی غلام حسین کے کتابت کردہ ہیں۔ اس حصے کے اختتام پر دو ایسے مخطوطات کا ذکر ہے جو مولوی صاحب کے کتابت کردہ تو نہیں ہیں، لیکن ان سے یا ان کے خاندان سے متعلق ضرور ہیں۔ مضمون کے دوسرے حصے میں مولوی صاحب کے فارسی کلام کا نمونہ درج کیا گیا ہے جس کی وضاحت اپنے مقام پر آئے گی۔

مخطوطہ: ۹۲۳۶

مطلع الانوار، امیر خسرو، بہ خط نستعلیق، ترقیمہ: ”بہ اتمام رسید نسخہ مبارک و مفید گنجینہ اسرار یعنی مطلع الانوار، بہ روز پنج شنبہ، بہ تاریخ چہارم شہر محرم ۱۲۷۶ موافق بیستم ماہ بھادوں سمت..... [کرم خوردہ]۔ منقول است از نسخہ مرقومہ میاں غلام قادر مرحومہ [کذا] ساکن کوٹ وارث، و اوشان منقول کردہ از نسخہ مرقومہ میاں محمد حسین مرحومہ [کذا] ساکن موضع گاجر گولہ کہ از چندین..... [کرم خوردہ، بظاہر: نسخہ] بہ صحت رسانیدہ بودند۔ اغلب کہ این چنین نسخہ صحیحہ کیاب باشد۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم این رقیمہ فقیر حقیر پُر تقصیر غلام حسین..... بہ جہت خواندن خود بہ قلم کثر مژ قم تحریر یافت۔“

اس ترقیمہ میں میاں محمد حسین ساکن گاجر گولہ، ضلع حافظ آباد، پنجاب کا ذکر ہوا ہے، غالباً یہ وہی بزرگ ہیں جن کی تصانیف سے فارسی مثنوی وقائع پیوں شائع ہو چکی ہے۔ وہ خوشنویس بھی تھے اور ان کی کتابت کردہ کتب سب سے الابرار، مجمع الصنائع، تحفۃ الاحرار اور گلستان چند سال پہلے تک موجود تھیں۔ (۱۰) انھوں نے ۱۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

مخطوطہ: ۹۰۴۷

قوانین صرف فارسی، تصنیف عبدالواسع ہانسوی، ترقیمہ: ”تمام شد رسالہ قوانین صرف فارسی تصنیف عبدالواسع ہانسوی، بہ قلم شکستہ رقم فقیر غلام حسین عفی اللہ عنہ مطابق سنہ ۱۲۸۲ ہجری معلیٰ مقدس بہ تاریخ نہم ماہ اسوج، تمت بالخیر والظفر۔“

اس کے بعد یہ فارسی شعر بہ طور چلیپا لکھا ہے:

کیا خواہی زراعت کن چہ خوش گفت آن کہ گفت زرع ثلاثش زر است و ثلث باقی ہم زر است  
نخنے کی ابتدا میں اور ترقیمہ کے صفحہ پران کی جو مہر ثبت ہوئی ہے اس کا صحیح یہ ہے: ”زنور احمد مرسل شدی غلام حسین“ نخنے کے حاشیے پر اور بین السطور کاتب کے متعدد حواشی ہیں۔

مخطوطہ: ۹۰۵۶

ظہیر پر کچھ فارسی اشعار اور کاتب کی مہر ”زنور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“ ثبت ہے۔ اندر ایک دوسری مہر ”عبدہ غلام حسین ۱۲۹۲“ بھی ثبت ہے۔ یہ دو رسائل کا مجموعہ ہے۔ ترقیمہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ ”تمام شد پاورده بہشتی تصنیف ندیم باری حضرت باری مولوی عبداللہ انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری، بہ قلم شکستہ رقم فقیر غلام حسین برای مطالعہ خود تحریر یافت ۱۲۸۵۔“

ترقیمہ والے صفحہ پر مہر ”زنور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“ ثبت ہے۔ اس سے اگلے صفحے پر ”ریختہ زر“ کے عنوان سے زر کے بارے میں غلام قادر تحسین جلال پوری کے تیرہ اردو اشعار نقل ہوئے ہیں۔ کاتب نے اس کے اختتام پر لکھا ہے: ”این ریختہ ذوق آمینتہ بیخہ غریبال طبع جناب ملک اشعرا حضرت غلام قادر صاحب المتخلص بہ تحسین ساکن بلدہ جلال پور (۱۱) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔“ مطلع اور مقطع کے اشعار یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

مطلع:

سامان و ساز و زیور جو کچھ کہو سو زر ہے  
اسباب و اسپ و چاکر، نہریں کوئی پھوہارے  
مندر محل منارے، زر کے ہیں سب پیارے

مقطع:

گر سایہ خدا ہے، زر کا ہی مبتلا ہے  
تحسین، زر کے کچھ کہو سو زر ہے

اس کے بعد ”انتخاب نصائح حکیم لقمان“ نقل ہوا ہے۔ اس کے ظہر پر بہت سے فارسی اشعار کے علاوہ، دو اردو بیت بھی نقل ہوئے ہیں:

یہ ہے شیشہ دل لبالب بخون زبس جوش سرپوش ہے سرگون  
رہی جوش بر جوش، میں کیا کہوں؟ نہ ہی عقل سے صلح کچھ با جنون؟

۲۔ شریفیہ، ترقیمہ: ”قد وقع الفراغ من تسويد هذه الرسالة المعظمة الموسومة بالشریفة، به قلم شکسته رقم فقیر غلام حسین، ۱۲۸۲ ہجری مقدس“

مجموعہ: ۹۱۱۱

۱۔ سلسلۃ الذهب، مولانا جامی، ترقیمہ: ”الحمد لله و نثیبه و نصلى حبيب الله و تابعیه علی اتمام هذا الدر الفريد و اختتام الغرر الوحيد اعنی سلسلۃ الذهب المشتمل علی ثلثه اجلاد من تصنيف المحقق الفاضل و تألیف المدقق الكامل مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره السامی فی سنة ۱۲۸۳ الهجریه ثلث و ثمانون و مائتان بعد الف كيف اقول هذا ملكی و الملك لله الواحد الفرد الصمد المالك الكونین و انا الفقیر غلام حسین بن مولوی نور احمد بن محمد رمضان بن حافظ غلام محمد بن شیخ احمد غفر الله تعالى عنهم اجمعین. برای مطالعہ خود تحریر یافت. فقط. تم۔“ (ورق ۱۸۸)

مہر: ”زنور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“

۲۔ سلامان و ابسال، مولانا جامی، ترقیمہ: ”تمام شد کتاب سلامان و آبال [کذا] تصنیف شریف ملک الشعرا حضرت مولانا عبدالرحمان جامی قدس سره السامی مطابق ۱۲۸۳ ہجری معلی مقدس، کاتبہ فقیر غلام حسین عفی اللہ عنہ“ (ورق ۳۴)

اس کے بعد قطعات تاریخ رحلت جناب رسالت مآب و خلفائے راشدین و امام حسین از مولانا روم و قطعات تاریخ ولادت و رحلت امام شافعی درج ہوئے ہیں۔

مخطوطہ: ۹۰۲۳

شرح مخزون الاسرار، تصنیف محمد بن قوام بن رستم بلخی۔ ترقیمہ: ”عنوان صحیفہ حمد و ثنا را نام نامی شاری سزد کہ بہ ید قدرت کاملہ خویش ارکان مزاج انسان را موزون ساخت و دیباچہ کتاب ستایش و نیایش را اسم عظامی شارجی شایان کہ ہدایتش را در کلام معجز نظام خویش از جمیع علوم بسطی و شرحی بخشیدہ بہ اسم ام“

موجودات و مقطع مثنوی رسالات، ناثر احکام شرع مبین، ناظم مہام دین مبین سرور انبیاء، ہادی رہنما، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ و آل و اصحاب و اتباع وی باد۔ بعدہ بر ضمیر نگار گیان شاہد معانی و شاہدان عروس رنگین بیانی مکتوم مباد کہ شرح کتاب مخزن اسرار کہ معدن افکار، مطلع انوار و کاشف استار است من تألیف علامہ دوران، فہامہ زمان، شیخ محققین استاذ المدققین مولینا محمد بن قوام بن رستم البخاری المعروف بکبرخی [کذا: کری، منسوب بہ کڑہ] علیہم رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ شرعی است بس عجیب و غریب، حاوی الممتن، الحق آن فرید العصر ساحری بہ کار بردہ و مصداق نادر البیانی گردیدہ۔ دُری ناسفۃ سفتہ و خنی ناگفتہ گفتم، و راہی نافرستہ رفتہ، گویا پرداختہ ماتن می نماید۔ از مدت دراز شب ہا زشوق دیدش دامان دل را چنگل طلب می زد و حصول این متمنا چون وابستہ بہ وفتش بود، از دیر محبوب مطلوب دریدہ لباس ماؤف القیاس از جلاباب خفا بہ عرصہ شہود بر ملا جلوه نما شد۔ اَعْنِ نَحْنُ منقول عنہ اغلظ کرم خوردہ، کہنہ، دریدہ، فرسودہ دستیاب شد۔ بہ سرعت تمام نقل برداشتن غنیمت شمرد۔ بہ شرط صحت صحت نمودہ خواہد شد۔ و ہذا فی السنۃ الثامۃ و الثمانین بعد الالف المزید علیہ مائتین من ہجرة رسول الثقلمین علیہ الصلوٰت و التحیات من الملوین۔ و انا العبد الضعیف الخیف الفقیر غلام حسین عفی اللہ ماجری عنہ من الشرور و الشین بجرمۃ حبیبہ۔ فقط۔“

اس کے نیچے مہر: ”زور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“

مخطوط: ۹۲۳۳

یہ دو رسائل کا مجموعہ ہے۔ شرح قصیدۂ بانٹ سعاد موسوم بہ نظم بدیع، شارح ضیاء الدین کشتواری اور مصابیح العاشقین (تفسیر سورۃ والضحیٰ) از ناگوری۔ تاریخ کتابت ۱۳ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ۔ نسخے کے ابتدا اور خاتمہ پر کاتب کی مہر ”زور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۸۱“ ثبت ہے۔

مخطوط: ۹۰۵۵

یہ دو رسائل کا مجموعہ ہے؛ پہلا رسالہ عقیدہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور دوسرا رسالہ حلیہ رسول اللہ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہے۔ مجموعہ کے ظہیر یہ پر کاتب کی مہر ”زور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“ ثبت ہے۔ پہلے رسالے کا ترقیمہ یہ ہے:

”قد استتبّ تسطیر هذه الرسالة المعروفة بالعقيدة من امامنا و شيخنا و مولينا شيخ ولى الله المحدث الدهلوى فى جلسته بعد صلوة الظهر يوم الغين و انا العبد المذنب المدعو بعبيد الله المعروف بغلام حسين جنبه الله عن الشين



دوسرے رسالے کا ترجمہ یہ ہے:

مخطوط: ٩٠٥٣

شد بانجام تحفه صدیق از عنایات ایزد اکبر  
از سر دیده بین سنین تمام ”دُرّ“ مکنون خلیفه اکبر“

---

۱ ۲ ۹ ۲

۲- فصل الخطاب من كلام عمر بن الخطاب، لمحرّره:

چون بتوفیق فاتح ابواب شد ز ملک غلام ختم کتاب  
هاتف از غیب گفت تاریخش ”ان ز عدل عمر چه فصل خطاب“

۱ ۲ ۹ ۲

© rasailojaraid.com

لمحرره:

شرح احمد بمتن ذی النورین  
گفت ہاتف شہادت سالش

چون کہ شد بر بیاض ہم دامان  
”یاد باد آن نصیحت عثمان“

۱ ۲ ۹ ۲

تمام شد۔ (ورق ۲۶)

۴۔ مطلوب کل طالب من کلام علی بن ابیطالب، ترقیمہ: ”تمام شد شرح صد کلمہ از کلمات پُر برکات الموسوم بہ مطلوب کل طالب من کلام امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بہ قلم شکستہ رقم، متبع سنت سیدہ حضرت رسول الثقلین بندہ غلام حسین عفی اللہ عنہ

قلم چون کہ از صریر و نوا بہ سکون کرد در قلمدان جا  
سال خشم خرد چنان فرمود ”کہ عجب بانگ داد شیر خدا“

۱ ۲ ۹ ۲

مادہ تاریخ میں ”کہ“ پر کاتب نے حاشیہ لکھا ہے: ”کاف مفاجاتی۔“

ایضا

شکر خداوند زمان و زمین  
یک یک زین پیش کہ عنقا بود  
سُفتہ شد این ہمہ دُرِ مبین  
یک بہ یک اینجا شدہ باہم قرین  
گذرد بہ عُھالی [؟] شرح مبین  
دید سخن گویٰ بہ چشم یقین  
رحمت حق باد و ہزار آفرین  
گوی سبق بُرد بہ فضل معین  
”انا فتحا لک فتحا مبین“

۱ ۲ ۹ ۲

۶۰

کاتب نے حاشیہ پر قطعہ کے تیسرے مصرع میں یوں ترمیم کی ہے:

ہر یک زین پیش پراکنده بود

چھٹے مصرع میں لفظ ”گذرد“ کو کاٹ کر ”میرد“ لکھا ہے۔

اس کے بعد مہر ”زنور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“ ثبت ہے۔

اس کے بعد کاتب نے وطواط کے ان چاروں رسائل کے لیے مشترکہ قطعہ تاریخ کتابت لکھا ہے:

نہاد اندر بغل چون خلعت تحریر این نسخہ      کہ حسش عاشقان را جلوہ فرما دایما بادا  
 خرد گفتا پی تاریخ او متضمن مدحت      ”بیاران نبی باران رحمت دایما بادا“

۱      ۹      ۲

(ورق ۳۴)

۵۔ تمام شد شرح منظوم اقوال فیض اشتمال حضرت امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کہ عد د آنہا سہ صد و دوازدہ است از شارح دریادل محمد عادل رحمۃ اللہ علیہ ، بہ دست احقر البریہ غلام حسین غنی اللہ عنہ۔ قطعہ تاریخ از راقم آثم:

چون بہ پایان شد بہ فضل حق کلام آن ولی      از نزاکت و لطافت لفظ و معنی اش جلی  
 گفت ہاتف سال ختم او زپایان طلب      ”از محمد شد مکمل شرح اقوال علی“

۱      ۲      ۹      ۲      ۲

یہاں بھی کاتب کی مہر ”زور احمد مرسل شدی غلام حسین ۱۲۹۱“ ثبت ہے۔

مخطوطہ: ۹۱۱۸

تلخیص مواہب لدنیہ (عربی)، مؤلف شیخ محمد مراد بن شیخ عبدالرحمان، تلخیص از ابوالقاسم بن شیخ محمد مراد (صاحب کتاب)، ترقیم: ”قد تمت تلخیص المواہب اللدنیہ بحمد اللہ من ید العبد الضعیف عبید اللہ المعروف بغلام حسین ۱۲۹۳ اربع و تسعین و الفین بعد المائۃ من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و احبابہ العالمین المتوکلین اجمعین۔ لمحورہ:

این نامہ کہ جامعش بصد جہد بلخ      حالات نبی چو لعل و گوہر دُر سفت  
 گویند غیب سال تحریرش      ”وہ تلخیص مواہب لدنیہ“ گفت

۱      ۲      ۹      ۲

(ورق ۱۱۷)

مخطوطہ: ۹۲۳۷

پیست باب در اسطراب از خواجه نصیر الدین طوسی۔ نستعلیق خط میں ۱۲۹۴ھ میں کتابت کی۔ نسخہ مکمل ہے، لیکن کرم خوردہ ہے۔ مہر ”عبدہ غلام حسین ۱۲۹۲ھ“۔

مخطوطہ: ۹۰۲۸

شرح مواقف (عربی)، ترقیم: ”الحمد للہ المستجمع لجميع الکمالات المتنزہ بما ہو من

سمات المخلوقات المتفرد بوجوب الذات والصفات عن سائر الموجودات لا شريك له في الارض  
والسموات لو كان فيهما آلهة الا الله لفسدتا على نفى شركائه من أقوى البينات هو الذي ارسل  
رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون . محمد العربي القرشي  
المكي المدني شفيع العصاة في العرصات . يا ايها الذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً و على آله  
و اصحابه الهادين المهديين و أتباعه العالمين المتوكلين افضل الصلوات واكمل التحيات . اما بعد  
فهذا كتاب :

لا يدرك الواصف المطرى خصائصه وان بك واصفا في كل ما وصفا  
في كمال اشتهاؤه في الحدود مستغن بمن التعريف ولعدم استقصاء أوصافه لا يجدى فيه التوصيف :  
كتاب مثل بدر في النجوم و ينفع علمه كل العلوم  
عباراته الرائقة ينشط اذهان الاذكياء و مضامينه الفائقة ييسر قلوب العقلاء .

الجهل عن علم الكلام لداؤه شرح المواقف في الكلام دواؤه  
حصل لي ثلثه مواقف في آخره سابق الزمان فنقلته راجياً استيفائه الى رحمة المنان فطالما  
تجسست آثاره عن متداوليه وتفصحت اخباره عمن بتعاطيه فاذا اتفق لي كتاب كامل عن العلم  
وجامع الأوصاف المشتهر بحسن خلقه وخلقه في الأطراف والأكناف فصيح المنطق صحيح  
القياس مليح الوجه صبيح الناس رفيع القدر، منيع الخطر، المحقق الكامل والمدقق الفاضل زبدة  
العلماء الراسخين مولاي و أستاذي شيخ محمد فيروزدين افاض الله علينا بركاته الى يوم  
الدين . فاغتنمته و كتبته من اوله الى اول ما كتبته أولاً و صرفت برهته من اوقاتي عليه فجاء  
بحمد الله بكماله ظهر اليوم الرابع من الأسبوع الثالث الثامن عشر من الشهر الأول من السنة  
الثامنة من العشرة العاشرة في المائة الثالثة في الألف الثاني من هجرة من هو أول الأنبياء بدايةً  
و غايةً و آخرهم صورة و نهاية عليه و على آله و اصحابه صلوات الله مالميس له بداية و نهاية و انا  
العبد المفتاق الى رحمة الله في الكونين والمشتاق الى شفاعته رسول الثقلين أبو الظفر عبيد الله غلام  
حسين بن مرجع الفضلاء و الحكماء كريم الطرفين المشتهرين المشرقين و بين المغربين مقبول  
الله الأحد الحكيم المتطب المولوى نوراًحمد بن مسيح الزمان الحكيم محمد رمضان بن الحكيم  
الحافظ غلام محمد بن الحكيم شيخ احمد بن الفاضل الأعلم محمد مسلم بن الفاضل الاليعي  
القاضي عبد الغنى بن الفاضل الأجل القاضي رحيم الدين القرشي الاسماعيلي عليهم رحمة الله و  
بركاته في الخفى والجلي بحرمته النبى و آله و اصحابه والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً

وہو حسبی و نعم الوکیل . فقط .

حاشیے پر مادہ تاریخ کتابت ”حاصل مطابقتہ بحسب الطاقہ“ ۱۲۹۸ھ درج ہوا ہے۔

اس کے بعد منظوم فارسی ترقیمہ ہے:

الحمد للہ والصلوة علی النبی و آلہ  
شرح مواقف شارح آن سید میر اجل  
متش ز عقد الدین بدان قدفاق عن امثالہ  
ہست این کتابی بی بدل اندر جہان ضرب المثل  
ہر مشکلی را زدست حل بالفکری اعضالہ  
از لطف لفظ معانی بدد چو بوی گل از چمن  
من نظر فیہ یکون خیرانا تحسن جمالہ  
با رنج ایوبی مگر داری دل یعقوب گر  
این ماہ کنعانی بہر گیری علی منوالہ  
منم آنکہ با صد رنج و غم تا وقت شب از صبحم  
فرسودہ ام نوک قلم طمغاً لاصصالہ  
بود این تن من تاج دارا کنون سرم شد تاجدار  
العاقبت بین تا چہ دارم زین و عن امثالہ  
ایہ کرم های خدا بارد بروح مصنفش  
طوری کہ غوصی کند فی قعر بحر نوالہ  
در بحر تاریخش شنا کردم چو با فکر رسا  
از کوز خالی شد ندا بلخ اعلی بکمالہ

مخطوطہ: ۹۰۶۱

حاشیہ شرح عقائد نسفی (عربی): ظہیر پر کاتب کی دو یادداشتیں نقل ہوئی ہیں:

۱۔ ”این ہشت اجزای حسن شہید بر شرح عقائد نسفی فقیر غلام حسین از محمد حسین دلاور پوریہ بعوض کتاب قانونچہ طب گرفتہ است۔ فمن ادعی سواہ فقد بطل دعواہ ۱۲۹۰ ہجری معلی مقدس“۔

۲۔ الآن قد کمل الكتاب بعون الله الوهاب و من المنح الإلهیہ انه قد اتفق نقل بقية الكتاب عن نقل أوله منه و هو کتاب منقول من مسودة المصنف بأربع وسائل“۔

اس صفحہ پر مہر ”زور احمد مرسل شد ای غلام حسین“ ثبت ہے۔

ترقیمہ: ”قد تمت الحاشیہ المتعلقة علی شرح العقائد النسفی للفاضل المحقق حسن شہید وقد وقع النقل من نسخة نقلت عن نسخة الحافظ عبد الله خوشابی عن نسخة فاضل الافاضلة استاذ الاساتذہ مولینا حامد شاہ عن نسخة صححها و طابقها المولوی جُل احمد ابن المصنف بمسودة حرفا حرفا، اللهم انزل علیہم شایب رضوانک و سحاب غفرانک ۱۲۹۸ ثمان و تسعين و مائین بعد الف من الهجرة علی صاحبها ألف ألف صلوة و سلام و انا العبد المذنب بأنواع الذنوب والمعیوب بأصناف العیوب غلام حسین رزقه الله شفاعة شفیع اللوین بلطفه“ (ورق ۱۲۸)۔

اس نسخہ پر بہت جامع حواشی ہیں۔ اکثر حواشی کے اختتام پر ”قل احمد سلمہ“ یا صرف ”قل احمد“ یا صرف ”سلمہ“ لکھا ہے۔

آخری ورق پر عربی اور فارسی میں جو اضافی یادداشتیں ہیں، ان میں ایک قطعہ تاریخ یہ ہے:

قد تمت القصاری ای آن کہ ہوشمندی      یادش بگیر یابی [؟] در صرف سربلندی [؟]  
بی رنج گنج ناید در دست ہر کہ خواہد      صراف را بخشد این تاج ارجندی  
جسم ز طبع سانش ناگہ زغیب ہاتف      گفتا: ”یقین قصاری از احمد خندی“

۱ ۲ ۹ ۹

مخطوطہ: ۹۲۳۰

مائے مسائل فی تحصیل الفضائل مرتبہ احمد اللہ بن دلیل اللہ صدیقی کی کتابت ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ کو مکمل کی۔

مجموعہ: ۹۱۱۲

۱۔ مثنوی شاہ وگدا، ہلالی، ترقیمہ منظوم ہے:

|                            |                            |
|----------------------------|----------------------------|
| صد ہزاران ثنا و شکر خدا    | کہ بانجام گشت شاہ و گدا    |
| شاہ معنی گداۓ لفظ بوی      | کردہ بوس و کنار پی در پی   |
| شاخ در شاخ گل شگفتہ دران   | بوی چون آب گل نہفتہ درآن   |
| شور کردہ بہر ورق از گل     | طفل بلبل باہجید غلغل       |
| آن ہلالی دلش بیوم تناد     | ہم چو بدر منیر روشن باد    |
| دُر ناسفتہ را بسفت درآن    | آنچہ ناگفتہ بود گفت درآن   |
| دُر نظمیں کہ بحر آب شدہ    | باعث نقل این کتاب شدہ      |
| چار شنبہ بہ عصر قبل از شام | سوّم از عشرہ ای ز شہر حرام |
| سہ صد و یک ہزار شد سپری    | تا دم حال از سن ہجری       |
| نقش کرد این نگار نامہ زین  | قلم خستہ غلام حسین         |
| ہر کہ از وی شود بفع قرین   | یارش بخش جا بہ خلد برین    |

تمت بالخیر و الظفر ۱۳۰۰ ہجری۔“

کاتب نے مثنوی شاہ وگدا کے ایک شعر

باز چون مهر از فلک سر زد مهر شه از درون سر بر زد  
پر اصلاح بھی دی ہے اور لکھا ہے: این مصرعہ خالی از تسامح نیست۔ بدش این چنین بہتری نماید:

مهر شہزادہ از درون سر زد

۲۔ قصہ چندر بدن معروف بہ مثنوی شمع و پروانہ، منشی مشتاق، ترقیمہ: ”لہ الحمد کہ بہ انجام رسید مثنوی شمع و پروانہ بہ تاریخ سیوم ماہ رجب ۱۳۰۰ ہجری، یک ہزار و سہ صد بہ کلک شکستہ نویس بندہ غلام حسین غنی اللہ عنہ والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً و الصلوٰۃ علی حبیبہ دایماً ابداً۔

ما نمانیم و یادگار ان ما در جہان یادگار خواہد ماند

کاتب نے کچھ توضیحی عبارتیں بھی لکھی ہیں۔ مثلاً مثنوی کے ابتدا میں یہ وضاحت: ”قصہ چندر بدن معروف بہ مثنوی شمع و پروانہ طبع زاد شاعر مذاق منشی مشتاق کہ در ۱۲۳۸ تالیف نمودہ، ہدیہ آفاق ساخت۔“ ایک جگہ حاشیہ پر یہ عبارت: ”بعد تصنیف این نسخہ، این بیت بعینہ بہ تفاوت دو لفظ در مصرعین در مثنوی حسن [و] عشق خیر اللہ فدائی یافتہ شد۔ چون بہ طور توارد واقع گشتہ، معقول است۔ و هذا من فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔“ ترقیمہ کے بعد اگلے صفحہ پر یہ فرد لکھا ہے:

قصہ چندر بدن تالیف مشتاق آمدہ از رہ دل بردگی منظور آفاق آمدہ

نسخے پر صفحات شمار نہیں ہیں۔

مخطوطہ: ۹۰۴۸

سبجۃ الابرار، جامی، ترقیمہ منظوم ہے:

|                          |                            |
|--------------------------|----------------------------|
| نحمد اللہ علی ختم الکتاب | نشکر اللہ علی فصل الخطاب   |
| سمیۃ ابرار چہ نامی زیباش | رگ جان رشتہ بجای دیباش     |
| جامی آن جامع اوصاف کمال  | جام حاش ز صفا مالا مال     |
| حامی شرع رسول عربی       | ماتی شر شیاطین غبی         |
| جامی آن جام کش بادۂ شوق  | ہست از نشہ میخانہ ذوق      |
| رحمہ اللہ نمودش منظوم    | سج بی رنج پی اہل علوم      |
| اسپ فکر تھک تا بہ سماء   | با کمال رنگ و دو کرد رہا   |
| نکتہ نکتہ بہ نقطہاس خداد | این چنین نقطہ حروفش را داد |
| آن حروف از پی ترتیب کلام | گرد آورد بہ تفہیم سرام     |
| پس بہ صد سعی             | لجہ ثواب                   |

گر باین همه قدرش نشناسی  
 لطف الفاظ و معانیش نگر  
 کز سراپا است سراسر اعجاز  
 فی کسی پیش ازین گفت چنین  
 آری کی آید مردی از زن  
 بودی انجیر خور از مرغ فراخ  
 آفرین باد بران طبع بلند  
 صید فتراک شهان شیر بود  
 من باین بی هنری قید ویم  
 با وی ار نسبتم از راه ادب  
 که من آن شیفته زال خرم  
 از سر صدق بره گشته روان  
 گر تو گویی که چه نسبت داری  
 هم چو شاهان خریداروی اند  
 کرده بر گرد سرش گنج گهر  
 عنبر و عود هزاران خروار  
 هه ها گرد پر از دُر یتیم  
 چون باین جمله نسجند به یچ  
 گویمت این همه دامن به یقین  
 لیکن ای صاحب بیش دانش  
 بس همین سود ز بازار ویم  
 الله الله که سخن بود کجا  
 قصه القصه به انجام کنیم  
 من که هستم ز غلامان حسین  
 بر کف از سبزه نگاری بستم  
 یا ربم تا که بود نقش و نگار  
 حرف آن نام که این نقش ازوست

نیک دان ناس نه ای نسناسی  
 کن به موزونی این بحر نظر  
 در جوابش همه تسلیم و نیاز  
 فی کسی طرفه دُری سفت چنین  
 کارِ سنان ناید از سوزن  
 هیچ انجیر نماندی بر شاخ  
 کاین چنین صید فاوش به کند  
 روبه و گربه خور غیر بود  
 با همه لاغری صید ویم  
 یچ نی لیک مپندار عجب  
 ریسانی است تنیده به کفم  
 پرس پرسان زغلام کنعان  
 از خریداری یوسف باری  
 طالب دولت دیدار وی اند  
 نقد جان باخته از بهر نظر  
 مشک تاتار شتر بار هزار  
 نقد هر دانه خراج اقلیم  
 تو باین تار دران هرزه میچ  
 که درین فرق زمان است و زمین  
 چون نباشم ز خریدارانش  
 من یکی نیز خریدار ویم  
 من کجا برده ام از راه هوا  
 مهر بر خاتمه از ختم نهیم  
 وسعت و دامان رسول ثقلین  
 زان نگاراست نگارین دستم  
 از سفید و سیاه لیل و نهار  
 نقش باد ابدل [؟] دشمن و دوست



|                          |                              |
|--------------------------|------------------------------|
| روز پاداش بہ درگاہ رفیع  | حضرت احمد باداش شفیع         |
| با تمامی ہوا دارانش      | جملہ خویشان و ہمہ یارانہ     |
| چون درآن مجمع مجموع شوند | از طفیلش ہمہ مشفوع شوند      |
| وقت فرجام و بہنگام سعید  | کآمد این لعل خوش از کان پدید |
| رفت سابوع بہ آخر ایام    | آمدہ بود محرم بہ تمام        |
| بود از ہجرت خیر البشری   | یک ہزار و دو صد و نیز یکی    |
| از سر صدق سنش دان مرغوب  | ”سجہ ابرار از جامی بس خوب“   |

تمام شد

مذکورہ مادہ تاریخ ”سجہ ابرار از جامی بس خوب“ اور سر صدق یعنی ”ص“ کے اعداد کا مجموعہ ۱۳۰۱ ہوتا ہے۔ حروف میں کاتب نے سال کتابت ”یک ہزار و دو صد و نیز یکی“ لکھا ہے۔ جس سے بالکل سامنے کا مفہوم تو یہ اخذ ہوتا ہے کہ تاریخ کتابت ۱۲۰۱ھ ہے جو ظاہر ہے کاتب کے زمانہ حیات کے مطابق نہیں ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہزار دو سو اور مزید ایک سو یعنی ۱۳۰۰، یہ کاتب کے زمانہ حیات اور مادہ تاریخ کے قریب ترین ہے۔ اگر مصرع اس طرح ہو ”یک ہزار و سہ صد و نیز یکی“ تو یہ مادہ تاریخ کے عین مطابق ہے۔

مخطوطہ: ۹۱۳۴

معالمات البقراط (عربی)، ترقیم: ”قد تمت الرسالة العاللة المسماة بمعالجات البقراط بكمال العجالة بيد أحقر عباد الله عبيدالله غلام حسين جنبه الله تعالى عن الشين والرين و رزقه اتباع سنة حبيبه سيد الثقلين صحوة الأحد عاشر شوال ۱۳۰۴ ثلث مائة بعد ألف و أربعة من هجرة النبي عليه السلام لولدى و فلذة كبدى ظفر حق اللهم زده علماً و عملاً و بركة في الدارين. فقط“

مجموعہ: ۹۲۳۱

۱۔ کلید باب تاریخی (اردو)، مولوی نظام الدین جوش علی گڑھی، ترقیم: ”لله الحمد و المنة کہ رسالہ کلید باب تاریخی کہ تاریخ تصنیف ہم نام اوست مؤلف جناب، مولوی نظام الدین صاحب تخلص جوش ساکن علی گڑھ، بہ تاریخ پنجم شہر رجب المرجب روز دوشنبہ وقت عصر ۱۳۰۵، یک ہزار و سہ صد و پنج بہ کلک شکستگی سلک مسکین غلام حسین بن فضیل پناہ مولوی نور احمد صاحب روی بہ اختتام آوردہ۔ فالحمد للہ علی ذلک ثم الحمد للہ۔ فقط۔ تاریخ من رسالہ تاریخ علی گڑھ، ۱۳۰۵ھ“ (ص ۱۲۱)

۲۔ مظفر نامہ، عبدالاحد احمد کشمیری، ترقیمہ: ”المتممہ للہ کہ مظفر نامہ مؤلفہ مولوی عبدالاحد المتخلص بہ احمد از نسخہ ای کہ از نظر مصنف گذشتہ، وقت چاشت روز پنج شنبہ، سیم ماہ رجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری منقول شد۔ فقط۔“

اس نسخے پر بہت مفید اور مفصل حواشی ہیں جو سب کے سب کاتب کے اپنے ہیں۔ یہ نسخہ ڈاکٹر محمد سلیم مظہر اور ڈاکٹر محمد صابر (اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) نے مرتب کیا ہے اور پورے حواشی سمیت سہ ماہی ونش، اسلام آباد، شمارہ ۸۶، ۱۳۸۵ ش ۲۰۰۶ء، صفحات ۹-۳۰ میں شائع ہوا ہے۔ چونکہ کاتب نے اس رسالہ کے ترقیمہ میں اپنا نام نہیں لکھا، لہذا مظفر نامہ کے مرتبین نے بھی کاتب کا نام نہیں لکھا۔ اگر مرتبین، مجموعہ کے دیگر رسائل کی طرف توجہ دیتے تو کاتب کا نام واضح ہو جاتا۔

۳۔ تازیانہ غفلت، مولوی غلام غوث غلامی، ترقیمہ: ”تمام شد تازیانہ غفلت مؤلفہ مولوی غلام غوث غلامی کہ در تاریخ بیست ہشتم ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۹ پرداختہ بقلم شکستہ رقم بندہ غلام حسین بہ تاریخ پنجم شہر شعبان ۱۳۰۵ ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ ایضاً الی مرور الشہور والاعوام والحمد للہ علی الاتمام۔ فقط۔ تم۔“

اس کے بعد اگلے دو صفحات پر کاتب نے حضرت رسول اکرم، خلفائے راشدین، امام حسن، امام حسین، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور حافظ شیرازی کی رحلت کے قطعات تاریخ اور مولانا جامی، امیر خسرو، شیخ سعدی کی وفات کے مادہ ہائے تاریخ نقل کیے ہیں۔

مخطوطہ: ۹۱۱۳

تکمیل الامیان از شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک کرم خوردہ نسخہ ہے، اگرچہ نسخے پر کوئی ترقیمہ موجود نہیں ہے لیکن خط کی مشابہت سے یقین ہے کہ مولانا غلام حسین ہی کا کتابت کردہ ہے۔

مخطوطہ: ۹۰۳۶

تین کتب مرتع کار لغات گلستان اور شرح انشائے ابوالفضل کا مجموعہ ہے۔ مرتع کار پر ”غلام حسین“ کی مہر ثبت ہے۔

مخطوطہ: ۹۰۶۰

شرح عقائد نسفی (عربی)، ترقیمہ: ”وانا عبدالمذنب محمد مضان۔“ یہ کتاب غلام حسین

کی ملکیت میں رہی ہے۔ اس کے ظہریہ اور خاتمہ (ورق ۸۷) پر مہر ”غلام حسین ۱۲۹۲“ ثبت ہیں۔ اختتام پر ایک یادداشت ہے جس میں یادداشت لکھنے والے نے اپنے کتب خانہ کی قلمی کتابوں کی فہرست دی ہے۔ احتمال ہے کہ یہ غلام حسین کے کتب خانے کی فہرست ہو گی۔ اس یادداشت کا خط چوں کہ شکستہ ہے اور غلام حسین کی باقی کتب، خط نستعلیق یا نسخ میں ہیں اس لیے خط کی مشابہت سے یہ طے کرنا دشوار ہے کہ یقیناً یہ غلام حسین کی تحریر ہے۔ اس یادداشت میں دو جگہ نحو کی کتاب ”قافیہ“ کا ذکر ہوا ہے، اگر یہ ابن حاجب کی تصنیف ہے تو کاتب کو سہو قلم ہوا ہے اور کافیہ کی بجائے قافیہ لکھا ہے۔ ایسے سہو کی مولوی غلام حسین جیسے فاضل کاتب سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ یادداشت میں بعض نام کتب کے مصنفین کی شہرت پر لکھے گئے ہیں جیسے طغرا، اس سے مراد ملا طغرا مشہدی کی کوئی تصنیف یا انشا ہے، علیٰ ہذا القیاس۔ یادداشت یہ ہے:

### یادداشت کتاب ہای خود

|                                                  |                                              |                                           |                                     |
|--------------------------------------------------|----------------------------------------------|-------------------------------------------|-------------------------------------|
| قرآن شریف، یک                                    | کیمیائے سعادت، یک                            | ربیع مہلکات احیائے العلوم، یک             | عین العلم، یک                       |
| پنج سورہ مطلقاً و مترجم، یک                      | وظیفہ ادعیات مطلقاً، یک                      | طب اکبر، یک                               | کنز عربی، یک                        |
| مختصر وقایہ، یک                                  | صلوٰۃ مسعودی دفتر دویم، یک                   | کافیہ منصوری طب، یک                       | قانونچہ طب، یک                      |
| مجموعہ صرف بہائی ی و صرف میرزا زادی و زنجانی، یک | مراح الارواح و ضریری، یک                     | شرح مایہ عوائل، میزان منطق و قال اتول، یک | ہدایۃ النحو و نحو میر، یک           |
| قافیہ [کذا کافیہ] نحو، یک                        | شرح ملا جامی، یک                             | شرح الشرح مایہ عوائل، یک                  | میر فارسی، قافیہ [کذا کافیہ]، یک    |
| متوسط شرح قافیہ [کذا کافیہ]، یک                  | بدیع المیزان و میزان منطق، یک                | عبداللہ یزدی، یک                          | رشیدیہ رسالہ مناظرہ، یک             |
| شاہ میر شرح تہذیب منطق، یک                       | میر ایساغوجی و اوراد فقیہ و خلاصہ کیدانی، یک | طغرای، یک                                 | شرح عراقین [شاید تحفۃ العراقین]، یک |
| مخزن اسرار، یک                                   | شرح مستزاد و شرح عبدالواحد، یک               | تفتت الحارثہ حلی مع چند تصانیف عربی، یک   | گلستان حکمت، یک                     |

|                                         |                                                 |                                                      |                                                                 |
|-----------------------------------------|-------------------------------------------------|------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------|
| قرآن السعدین، یک                        | شرح تکمیل الایمان<br>معہ کتاب فقہ<br>وخیالی، یک | شرح منارفی<br>الاصول، یک                             | کتاب سرور احوال<br>حضرت پیغمبر صلعم از اول<br>ولادت تا وفات، یک |
| خلاصہ کیدانی و رسالہ<br>عقاید فارسی، یک | گلریز تصنیف ضیاء<br>الدین بخشی، یک              | رسالہ علامہ توشی<br>و تصریح شرح تشریح<br>الافلاک، یک | دیوان صائب کہنہ<br>ناقص، یک                                     |
| ملا داؤد حاشیہ قطبی، یک                 | نافع المسلمین ناقص از<br>وسط، یک                | گلستان، یک                                           | بوستان، یک                                                      |

اس کے نیچے یہ دو فارسی اشعار:

لہ

عید شد، ہرکس ز صاحب عیدی دارد ہوس  
عید مردم دیدن مہ، عید ما دیدار تو  
عید ما و عیدی ما دیدن روی تو بس  
ہم چو عیدی ما مبارک نیست عیدی چچ کس

مخطوطہ: Pc III 75/2054

نور الابصار فی مناقب اصحاب الکبار، مولانا جان محمد بن محمد غوث بن ولی اللہ سیال کوٹی ثم  
لاہوری، یہ نسخہ مولانا مولوی شیر محمد (وفات ۱۲ صفر ۱۲۸۱ھ) بن قطب الدین کا کتابت کردہ ہے۔ ورق  
۲۳۲ ب پر کاتب کی تاریخ وفات کا قطعہ مولوی نور احمد قریشی ساہو والہ (م ۱۳۱۸ھ) کا تصنیف کیا ہوا  
درج ہے جس میں انھوں نے مادہ ”فارغ“ [۱۲۸۱] استعمال کیا ہے۔ مولوی نور احمد، ہمارے ممدوح  
مولوی غلام حسین کے والد تھے۔ ایک قطعہ وفات مولوی نجم الدین ساکن لودی؟ تحصیل ڈسکہ، ضلع  
سیال کوٹ کا بھی ہے۔

کتب خانہ گنج بخش، اسلام آباد میں غلام حسین ساہو والا کے مخطوطات

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کے کتب خانہ گنج بخش کے فہرست نگار ڈاکٹر  
محمد حسین تیمی نے کتب خانے کے مخطوطات کی ایک مجمل فہرست میں اسمعیل جرجانی کی طب پر عربی  
کتاب زبدۃ الطب کے کاتب کا نام ابوالظفر غلام حسین، مکتوبہ ۱۳۱۰ھ، بخط نستعلیق، ۵۴۷ صفحات (مخطوطہ  
نمبر ۳۸۰۰) اور طب پر ہی ایک دوسری کتاب عنی والحمی از ابو منصور حسن بن نوح القری، کے کاتب کا  
نام ابوالظفر غلام حسین بن مولانا نور احمد، مکتوبہ ۱۳۱۳ھ، بخط نستعلیق، ۲۸ صفحات (مخطوطہ نمبر ۱۷۷۴)  
لکھا ہے۔ (۱۲) راقم السطور بوجہ ابھی یہ دونوں نسخے خود نہیں دیکھ سکے، یقیناً یہ دونوں نسخے ہمارے

ممدوح کاتب ہی کے قلم سے ہیں۔

سید احمد شہید بریلوی کے خطوط بخط غلام حسین ساہو والا

سید احمد شہید بریلوی کے چار عدد خطوط غلام حسین ساہو والا کے ہاتھ کے لکھے ہوئے جن پر تاریخ کتابت ۳ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ درج ہے، حافظ زبیر احمد یار خیل ساکن کوٹھہ، ضلع صوابی کے پاس محفوظ ہیں۔ یہ خطوط کتاب سوانح حیات سلطان الاولیا حضرت سید امیر صاحب المعروف حضرت جی صاحب کوٹھہ تصنیف صاحب زادہ محمد اشرف، مطبوعہ کوٹھہ، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء، صفحات ۲۸۱-۲۸۳ میں شامل ہیں۔

سید احمد شہید بریلوی کے خطوط کا ایک اور مجموعہ مکاتیب سید احمد شہید بہ مقدمہ نفیس رقم و محمد ایوب قادری، مکتبہ رشیدیہ، لاہور، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء عکسی شائع ہوا ہے۔ یہ پورا نسخہ بخط غلام حسین ساکن ساہو والا ہے۔ ڈاکٹر سفیر اختر صاحب نے بتایا ہے کہ سید احمد شہید کے خطوط کا ایک اور مجموعہ بخط غلام حسین ساکن ساہو والا، مولانا عطاء اللہ حنیف، لاہور کے کتب خانے میں پایا جاتا ہے۔

ایک اور قلمی مجموعہ بخط غلام حسین

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ صاحب (حیدر آباد، سندھ) کو فروری ۱۹۶۶ء میں مولوی شمس الدین (م ۱۹۶۸ء) تاجر کتب نادرہ، لاہور سے چھ قلمی رسائل کا ایک مجموعہ ملا تھا، اس کے اولین رسالہ التعلیق الفاضل فی مسئلہ الطہر المختل (عربی) از فاضل محمد عبدالحلیم لکھنوی کے آخر میں کاتب نے ترقیم یوں رقم کیا ہے: "قد تمت هذه الحاشية النافعة..... فی سنہ ۱۲۷۱ھ کاتب فقیر غلام حسین"۔ کاتب نے اس رسالے کے سرورق پر اپنی مہر بھی ثبت کی ہے، لیکن ڈاکٹر بلوچ صاحب نے اس مہر کی عبارت یا جمع نہیں لکھا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ پورا مجموعہ رسائل غلام حسین نے ۱۲۷۱ھ اور ۱۲۸۱ھ کے مابین کتابت کیا ہے اور مزید قیاس ظاہر کیا ہے کہ غلام حسین، مولانا جان محمد سیال کوٹی ثم لاہوری کے عقیدت مند تھے جن کا رسالہ بیان فی قباحات الدخان اس مجموعے میں موجود ہے۔ نیز یہ کہ مولوی غلام حسین، مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والے [ڈاکٹر بلوچ نے سہوا قلعہ دیدار سنگھ لکھا ہے] مصنف یوسف وزینیا اور مولوی عبداللہ غزنوی ایک دوسرے کے رفیق تھے (۱۳)۔ ڈاکٹر بلوچ کی فراہم کردہ ناکافی معلومات کی بنیاد پر یقین کے ساتھ اس مجموعہ رسائل کے کاتب غلام حسین کو غلام حسین ساہو والا پر منطبق کرنا مشکل ہے، تاہم چند قرائن کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ اس مجموعے کا

کاتب مولوی غلام حسین، ساہو والا ہو سکتا ہے، جیسا کہ دونوں کاتبوں کا نام ایک ہے، زمانہ ایک ہے، اس مجموعے میں مولانا جان محمد سیال کوٹی کا رسالہ بھی موجود ہے جو ایک طرح سے غلام حسین کے ہم وطن ہیں اور آخری بات یہ کہ مذکورہ قلمی مجموعہ ۱۹۶۶ء تک پنجاب میں موجود تھا اور یہیں سے سندھ منتقل ہوا ہے۔

## مولوی غلام حسین کا فارسی نمونہ کلام

(۱)

سید محمد چراغ شاہ (تقریباً ۱۸۳۸-۱۸۸۷ء) بن حضرت سید محمد شاہ بن سید محمود شاہ، ساکن بوکن ضلع گجرات سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ محمد خان عالم ساکن باؤلی شریف، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات سے بیعت رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ حضرت شرف الدین سہروردی المعروف بابا جنگو شاہ ساکن ملہو کھوکھر، ضلع گجرات سے بھی راہ نمائی لیتے رہے۔ ظاہری علوم میں آپ کے اساتذہ میں مولوی غلام مرتضیٰ اور مفتی صدر الدین آزرده دہلوی (م ۱۸۷۲ء) شامل تھے۔ آپ کے پانچ بیٹوں میں سے ایک مولوی نور اللہ شاہ نور سیال کوٹی (۱۸۶۳-۱۹۴۸ء) مرتب کتاب تحفہ شیعہ و چشمہ نور ہیں<sup>۱۴</sup> جن کا ذکر آگے آئے گا۔ ان کی وفات کا قطعہ مولوی غلام حسین نے لکھا تھا جو انہی کی عبارت میں درج کیا جاتا ہے:

قصیدہ مضمّن تاریخ وفات فاضل کامل الصفات، جامع الکملات، صاحب الکرامات، عالم فطین، مفتی متین، اسوۂ علمائے دین، زبدۂ فضلاء محققین، مولانا و سیدنا جناب مولوی

سید محمد چراغ شاہ صاحب مرحوم مغفور گجراتی ثم سیالکوٹی

از عاصی پرمعاصی، امیدوار خلاصی از رحمت خالق و مالک کونین، بندۂ غلام حسین عفی عنہ  
ماجرى موضع ساہووالہ، ضلع سیالکوٹ

نیست چو دنیای فانی بہر کس جای قرار زان نمی بندد در آن دل زیرک و ذی اعتبار  
زابتدای دور آدم تا باین دم جان من رخت ہستی بست زین دارالفنا چندین ہزار  
مین کہ آن جان جہان، فخر اُمم، سالار قوم مولوی سید چراغ شاہ شیخ نامدار  
سید عالی نسب، والا حسب، نیکو سپر ہمت و عقلش جوان، بازو چو بخشش استوار

لوح دیوان سیادت را زناش افتخار  
 مثل او علامه کم دید چشم روزگار  
 در عمل کوشید روز و شب بفضل کردگار  
 بود در فضل و هنر محمود اهل روزگار  
 شاهباز اوج رفعت، ماهی موج وقار  
 دشمن دین دشمنان، اسلامیان را دوستدار  
 کرده تیغ منطقش در بحث کار ذوالفقار  
 نورشان حیدری بود از حینش آشکار  
 بود بوبکر و عمر و عثمان علی را یادگار  
 شیر نستان وفا، خورشید گردون وقار  
 با کیمیا، یا باهما یا اولیا را اعتبار  
 پرید تا باغ عدن تسبیح گویان بی شمار  
 شد در زمین و آسمان شور و فغان با آشکار  
 کافقار عالم افروزش نهان شد در غبار  
 باغبان را گشت چون از باغ خاطر بی قرار  
 در فراش بس که زدیلی به روی و بر عذار  
 زد طبانچه مه برخ و خون دل گل اشکار  
 مهر در سوز و گداز و مشتری شد سوغار  
 لیلی شیرین لبش غلطید چون بر خاک خار  
 از کجا آن یوسف گم گشته جوید این نزار  
 جز شکیب و صبر اندر درگه پروردگار  
 خون جگر از دیده هم چو جوهر  
 کن ریق لجه غفران الهی بار بار  
 شد طلبگار سن و تاریخ و تعداد و شمار  
 پس لکرضی الحق عنه نیز تاریخش شمار  
 غافل از مرگ خود بی فکر از روز شمار

از وجود او مطهر بوستان اهل بیت  
 فاضل با اتقا از وارثان انبیاء  
 علم و فن فزون از حد اندوخت در عمر قلیل  
 بایزید وقت و سحبان زمان، لقمان دهر  
 گوهر دُرُج سیادت، اختر بُرج شرف  
 واعظ عذب البیان، خوش منظر و شیرین بیان  
 بزم را گرمی از دودی کملح فی الطعام  
 از ره دین پروری با شوکت اسکندری  
 در صدق، داندل معدلت، حلم و حیا و مکرمت  
 شمع شبستان هدلی، سرو زبستان وفا  
 الحق که مردان خدا با این چنین صدق و صفا  
 ناگه از امر ذوالمن مرغ روانش از بدن  
 خویش از خرد بیگانه و بیگانه حیرت آشنا  
 در میان تماش پوشید گردون نیلگون  
 بلبل آشفست و گل از گلزار شد پا در رکاب  
 نرگس اندر باغ حیران، لاله را دل باغ باغ  
 از شفق خون در چکید و زهره گیسو را برید  
 هم عطارد را قلم بشکست و نیلی شد زحل  
 گشت هم چو چشم مجنون بر فلک چشم سها  
 اندرین فیروزمان افتاد این قحط الرجال  
 نیست در قانون فطرت این مصیبت را علاج  
 گر ز راه ناله وصل یار گردد حاصل  
 از ره الطاف روح راهی ملک بقا  
 آن که حکمش واجب التعمیل آمد بر غلام  
 نوک کلکم زد رقم "بی او جهانی بی چراغ"  
 و درینا هر زمان در ذکر مرگ دیگران

داستان مرگ یاران دم بدم یاد آوریم  
 منزلت دور است و راحت پُر خطر از رهنان  
 چشم بکشا ساعتی بر خیز از خواب گران  
 سازو سامان سفر برباد شد عمر عزیز  
 جان من! جانان من! امروز دست و پا بزن  
 شد زامیه آن که در زاد است و امروزش مگر  
 مال و زر تا در رفیقان تا بگور اعمال تو  
 صادق آید قال تو هر حال تو گرای غلام  
 در عمل می کوش و تاب شو پس آن که دان یقین  
 داستان مرگ ما روزی کنند اغیار و یار  
 همرهان رفتند و تنها ماند دیوانه وار  
 بر سرت تنگ اجل آهین لیل و نهار  
 در باب روزی چند را اکنون که داری اقتدار  
 میدان یقین روز پسین خواهی شدن بی اختیار  
 پاک از لوٹ گناه در خاک گوش شد گذار  
 مهرت هستند و باقی فضل باید ختم کار  
 وانکه هستی ز آستان فضل رب امیدوار  
 حضرت احمد شفیع تست پیش کردگار

(۲)

سید نظیر حسین بن حکیم سید ظہور اللہ شاہ سیال کوٹی بن سید محمد چراغ شاہ سیال کوٹی کی  
 وفات کا طویل قطعہ مولوی غلام حسین نے لکھا جو بدین الفاظ دستیاب ہے:

### تاریخ انتقال

ولید سعید نور العین سید نظیر حسین خلف رشید جناب شاہ صاحب سید ظہور اللہ شاہ جی

ریختہ کلک شکستگی سلک از بندہ غلام حسین عفی اللہ عن خطایہ

ای دل پپای غور اگر راه بسپری  
 اندر جہان نمائد بجز نام عافیت  
 چون از ید حوادث دوران گریز نیست  
 در طبع آدمیت کہ محزون ز غم شود  
 لیکن برای ویست مہیا ہزار غم  
 نالد قلم چوقصہ غم ہا رقم کند  
 دو رنگی زمانہ و نیرنگی سپہر  
 ہر نازنین کہ مادر ایام زاد و گشت  
 جایی فتادہ اند شہیدان کربلا  
 بنگر بہ شرح صدر خزان اجل وزید  
 یعنی چراغ بزم سعادۃ خورشید خاوری

از مہر و قہر دہر دگر راہ بگذری  
 خود پیشہ فلک شدہ جور و ستم گری  
 آن بہ کہ عمر را بہ صہوری بہ سر بری  
 وز مژدہ روی اوست منور چو مشتری  
 یک راحت است چون کہ بہ تحقیق بنگری  
 وز حرف التہاب شود نامہ اغگری  
 چاک بہ سینہ ہا زدہ از کینہ پردری  
 با کس بسر بزد گہی مہر مادری  
 جای جم و سکندر و آن جاہ و سروری  
 بر غنچہ نو رسیدہ گلزار حیدری



دُرّ یتیم و گوهر یکتای بی نظیر جان پدر نظیر حسین صورت پری  
 چون بلبل چمن زده غلغل پی سخن طوطی مثال خو گر شیر و شکر خوری  
 بودی گهی به غنچه دهانی شکفته گاه باریده از دو زنگس باران آذری  
 گلگون عذار سنبل تر ریخته برو پیچیده مار بر رخ او زلف عنبری  
 آن قامتش که بود قیامت برای ما سرو روان نداشت بدان گونه دلبری  
 گه ناز و گه نیاز به آن نازکی گهی مویی به چنگ رنگ دگر جنگ زرگری  
 در روز چشپنبه ز رجب که ناگهان چون برق پُست بخت ز آفاق پری؟  
 وا حسرتا که رفت و بیک لحظه شد بدل شان سکندریش به خاک قلندری؟  
 رنگ رخس که بر گل سرخ افتخار داشت بازعفران نمود به صفت برابری  
 مهر سکوت گنج دهن را زدند پُست چون حقه سخت بسته شد آن هقه دری  
 تا آشیان عرش چنان روح او پرید گویا نبود روح دران چشم عنبری  
 افلاک تا به خاک نمودند بس دروغ ماهی و مرغ و مور و ملک آدم و پری  
 از تیر آه مرغ هوا شد فگار و ریش تیغ فغان بریش حلقوم بامری  
 حیف آن جلیل قدر به عمر قلیل رفت بر عرش بر نشست به عزم مسافری  
 برخاست بانگ ناله و فریاد سو به سو بنشت جوش ناز پدر و مهر مادری  
 می گفت مادرش به فغان جگر شکاف کای نور دیده ماه شب و مهر خاوری  
 یک بار گو که نان بده ای مادرم شتاب بان شکفتگی و خنده دهانی و دلبری  
 یک بار گو به ضد که نه من این چنین کنم نه من آن چنان کنم که زه ره رسم داوری  
 یک بار گو کلاه قمیصم بیار زود طوطی سبز پوش من آه به که آوری  
 یک بار گو برون پی گلگشت می روم با همدان که دم بزنند آن ز یآوری  
 یک بار گو مرا که با طفلان همی روم باهم کنیم لهو و لهب از دلاوری  
 یک بار گو که می روم ای مادرم کنون در نهر و بحر و حوض برای شناوری  
 یک بار گو که کاغذ و کارد، قلم کجاست لوجم بیار تا که نمایم مصوری  
 یک بار آخرش به تکلم دهن گشای ای نور شمع بزم خطاب و سخن وری  
 سوی دگر پدر زده آهی جگر شکاف کای جان من بیا به چه تشریف می بری؟  
 بُردی ز دیده نور و ز تن زور و از دلم بردی شکیب و صبر و قرار و تهوری

ای سرو خوش خرام بر مادی؟ خرام  
 رشک غزال چشم توزاری من بین  
 ای ایستاده بر سر راه سفر مگر  
 ای آن کہ می روی و نحوای تو آمدن  
 در ماتمت عروس فلک ماتمی لباس  
 نمودن مصیبت کرب و بلا ست این  
 با صد دروغ دست تغابن ہی ز نیم  
 چون قصه فراق ندارد نہایتی  
 یا رب بروح رهرو ملک بقا رسان  
 سال وصال آن گل رعنا غلام گفت

ای طویم بریز شکر از لب تری  
 اکنون اگر نہ بنی کی باز بگری  
 پنم رخ کدام ز پیشم چو بگری  
 بگذار یادگار پی یاد آوری  
 پوشیده با ہزار ہزاران تجتری  
 دارد بہ ہول روز قیامت برابری  
 مانا کہ سود نیست جز صبر و شاکری  
 آن بہ دلا کہ دست دعا را بگری  
 از ما دعای مغفرتش روز داوری  
 ”الحق خزان وزیدہ بگزار حیدری“

۱ ۳ ۲ ۱

(۳)

۲۶ محرم ۱۳۲۸ھ کو موضع فنذر ضلع سیال کوٹ میں اہلسنت و جماعت اور شیعہ علماء کے درمیان اختلافی مسائل پر ایک مناظرہ ہوا۔ اس مناظرے کی رو داد تحفہ شیعہ و چشمہ نور مرتبہ مولوی سید محمد نور اللہ شاہ نقوی سیال کوٹی (م ۱۹۴۸ء)، مطبوعہ سیال کوٹ، ۱۹۲۰ء میں موجود ہے۔ مناظرے میں علاوہ دیگر علمائے اہلسنت و جماعت کے حکیم مولوی غلام حسین ساہو والہ بھی شریک تھے (۱۵)۔ مولوی غلام حسین نے اس مناظرے کے انعقاد کی تاریخ کا قطعہ بھی لکھا جو کتاب کے آخر میں بدین الفاظ درج ہوا ہے:

حسب تعمیل ارشاد واجب الانقیاد سید السادات الطاہرین امام الباشین..... واعظ بے بدل  
 جناب سید مولوی نور اللہ شاہ سلمہ اللہ... بندہ غلام حسین عفی عنہ۔

تاریخ این مناظرہ بجلت تمام و سرعت مالا کلام ارقام پیشکش خاص و عام نمودہ مستغنی  
 سہو و خطا است۔

توفیق خداوند تبارک  
 بہ فنذر رافضی سنی بیک جا  
 بلا شک اہل سنت را ظفر شد  
 گروہ رافضی زیر و زبر شد  
 در اقلیم سخن سلطان مسلم  
 مناظر حافظ سلطان عالم

برای خصم بس سلطان عسس بود  
کسان گفتار نغمش جان برآمد  
به دفع الوقت بعد از چالپوسی  
مگفتا گر قبول افتد بگویم  
پس از چندی جواب اعتراضات  
ولیکن باعث آغاز و انجام  
گئی در خدمت مہمان نوازی  
به میدان آمدہ چون رعد غرید  
چو شد آلام از ہاتف ندا شد  
سنینش ناصر حافظ خدا شد

۱۳۲۸

۷۲

مطبوعہ نئے میں قطعہ سے تخریج اسی طرح ظاہر کی گئی ہے لیکن، یہ کسی طرح بھی اصل تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ (۱۶)

غلام حسین کے ایک ہم عصر

ہمارے مدوح مولانا غلام حسین کے ایک ہم عصر غلام حسن (۱۲۵۹-۱۳۳۶ھ) نام کے گذرے ہیں۔ ان کا مولد بھی ساہو والا ہے اور چند کتب کے مصنف ہیں۔ چونکہ دونوں کے ناموں میں کچھ شبہات ہے اور دونوں کا وطن اور زمانہ بھی ایک ہی ہے، اس لیے التباس کا احتمال ہے۔ غلام حسن کی کنیت ابو عبد اللہ اور والد کا نام حکیم کرم الہی ہے۔ (۱۷)

حواشی

۱۔ ملاحظہ ہو: علماے ساہو والا (سیال کوٹ) کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ، ترتیب و تنسیخ محمد اقبال مجذدی، پہلی اشاعت: سہ ماہی ”صحیفہ“، مجلس ترقی ادب، لاہور، ادبیات فارسی نمبر، اکتوبر ۱۹۷۱ء؛ دوسری اشاعت: دارالمورخین، لاہور، بلا تاریخ۔ ہمارے پیش نظر یہی اشاعت ہے اور اسی کا حوالہ ”مجذدی“ مخفف کے ساتھ دیا گیا ہے۔

۲۔ مجذدی، ص ۲۶-۲۷

۳۔ ایضاً، ص ۵-۶

۴۔ ایضاً، ص ۲؛ ترقیم شرح مواقف، قلمی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ: ۹۰۲۸

۵۔ مجذدی، ص ۲

۶۔ ایضاً، ص ۱۶-۱۷، فارسی سے اردو ترجمہ اور توسیع میں اضافات از راقم السطور۔

۷۔ ایضاً، ص ۱۷-۸۱ (حاشیہ)

۸۔ ایضاً، ص ۴

۹۔ ایضاً، ص ۳

۱۰۔ یہ نسخے سید شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) نے ملاحظہ فرمائے تھے اور ان کے ترقیے اپنی تصنیف شریف التواریخ، جلد ۳، حصہ ۴، ص ۱۴۶-۱۴۸ میں نقل کیے ہیں۔ میاں محمد حسین، سلسلہ نوشاہیہ میں بیعت رکھتے تھے۔ ان کے مفصل حالات شریف التواریخ جلد ۳، حصہ ۴، صفحات ۱۴۱ تا ۱۵۰ موجود ہیں۔

۱۱۔ حافظ محمود خان شیرانی (۱۸۸۰-۱۹۴۶ء) نے پنجاب میں اردو میں ایک شاعر ”غلام قادر جلال پوریہ جلال تخلص“ کی ایک اردو غزل بجاوب سراج دکنی لکھی ہے اور بتایا ہے ”اس کا زمانہ معلوم نہیں، لیکن تیرہویں صدی [ہجری] کے نصف اول میں اس کو جگہ دی جاتی ہے“۔ حافظ صاحب نے یہ غزل مولوی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کی کسی بیاض سے نقل کی ہے۔ منقولہ اشعار میں کہیں تخلص ”جلال“ نظر نہیں آیا، معلوم نہیں شیرانی صاحب نے غلام قادر کا تخلص ”جلال“ کیوں لکھا ہے؟ شیرانی صاحب کے نقل کردہ مقطع سے اس کا تخلص ”غلام“ متعین ہوتا ہے:

نگہ عنایت یار کی کروں کس زبان سے صفت بیاں

کہ کرم سے حال غلام پر وہی عین خوش نظری رہی

(پنجاب میں اردو، ترتیب و تدوین مع اضافات محمد اکرام چغتائی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۸۹-۲۸۸)؛ پنجاب میں اردو کے ایک دوسرے مرتب خورشید احمد خان یوسفی نے غلام قادر جلال پوریہ کے ضمن میں یہ اطلاع دی ہے: ”ذخیرۂ شیرانی، مخطوطہ نمبر ۶۵۱ میں جلال کی ایک غزل اور تین زبانوں (فارسی، ہندی، پنجابی) میں ایک ہفت روزہ موجود ہے“ (پنجاب میں اردو (حصہ اول)، مرتبہ خورشید احمد خان یوسفی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء، ص ۳۴۲)۔ گویا انہوں نے بھی اس کا تخلص ”جلال“ مان لیا ہے۔ خورشید احمد خان یوسفی نے اپنی ایک دوسری تحقیق میں گجرات (پنجاب) کے گرد و نواح میں رہنے والے ایک شاعر تحسین کا اردو کلام ایک قلمی بیاض (ذخیرۂ شیرانی، شمارہ ۱۳۹) سے نقل کیا ہے، یہ کلام بخط شاعر ۱۲۳۶ھ میں نقل ہوا ہے (پنجاب کے قدیم اردو شعراء، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ۱۷۵-۱۸۵)۔ شیرانی صاحب نے جس شاعر کو ”غلام قادر جلال پوریہ جلال تخلص“ قرار دیا ہے، راقم السطور کی رائے میں اس کا تخلص جلال نہیں بلکہ ”غلام“ ہے۔ خورشید احمد خان صاحب جس تحسین کا ذکر کیا ہے، اسی کا ذکر زیر بحث ترقیم میں ہے۔

۱۲۔ محمد حسین تبسمی، فہرست الفبائی نسخہ ہائے خطی کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان از نائیس تاکونون (۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء) و ریائش دوم، اسلام آباد، ۲۰۰۵ء، صفحات ۳۴۹، ۵۰۵۔ اس فہرست میں کاتبوں کے اشاریے میں (ص ۹۷۲) فہرست نویس نے ”غلام حسین“ نام کے تحت اس کے کتبہ کردہ ۲۱ نسخوں کا ذکر کیا ہے جو گنج بخش لاہوری میں موجود ہیں۔ جب تک ان تمام نسخوں کو دیکھ نہ لیا جائے اور ان کا سواد خط ایک دوسرے سے ملا نہ لیا جائے اور غلام حسین ساکن ساہو والا کے سواد خط سے مشابہت کا تعین نہ ہو جائے، یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ ان ۲۱ نسخوں کا کاتب کون سا غلام حسین ہے؟

۱۳۔ نبی بخش خان بلوچ، ”ایک قلمی مجموعہ رسائل (تعارف مشمولات)“، تحقیق، شعبہ اردو، جامعہ سندھ، جام شورو، ۱۹۹۸-۹۹ء، شمارہ ”مشترکہ ۱۳-۱۲“، صفحات ۹۳-۹۷۔ یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ ڈاکٹر بلوچ نے اپنا ذخیرۂ مخطوطات سندھ آرکائیوز، کراچی کو دے دیا ہے۔ اس کے عربی، فارسی مخطوطات کی جو فہرست خضر نوشاہی صاحب نے تیار کی ہے اور پہلے تحقیق کے محولہ بالا شمارہ (صفحات ۸۳۷-۹۲۸) میں اور بعد میں کتابی صورت میں ”فہرست دست

نویس های عربی و فارسی مجموعہ ی دکتر نبی بخش خان بلوچ“ کے نام سے تہران سے ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی، اس میں غلام حسین کے کتابت کردہ اس مجموعے کا تعارف نہیں ہے۔

۱۴۔ سید محمد عبداللہ قادری، ”سید نور محمد قادری مدظلہ العالی ضلع گجرات“، ماہ نامہ ضیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۹۳ء، ص ۹۳

۱۵۔ تحفہ شیعہ و پشمہ نور مرتبہ مولوی سید محمد نور اللہ شاہ نقوی سیال کوٹی، مطبوعہ سیال کوٹ، ۱۹۲۰ء، صفحات ۱۶، ۲

۱۶۔ مضمون کے دوسرے حصے میں درج مولوی غلام حسین کا تمام فارسی کلام ہمیں محترم سید محمد عبداللہ شاہ قادری بن سید نور محمد قادری (۱۹۲۵-۱۹۹۶ء) بن حافظ سید محمد عبداللہ شاہ (مئی ۱۹۲۵-نومبر ۱۹۹۶ء) بن سید محمد چراغ شاہ مذکور، متوطن چک ۱۵ شمالی، ضلع منڈی بہاء الدین حال مقیم واہ چھاؤنی سے دستیاب ہوا جو ان کے والد سید نور محمد قادری مرحوم نے نقل کیا ہے اور ان کے آبائی کتب خانے چک ۱۵ شمالی، میں موجود ہے۔ اس قادری خاندان سے راقم السطور کی بھی ایک نسبت ہے۔ سید نور محمد قادری کے بھائی محترم سید ظلیل احمد شاہ، خدا ان کی عمر دراز فرمائے، جن دنوں پبلک [اب گورنمنٹ] ہائی سکول پنڈی کالو، ضلع منڈی بہاء الدین میں صدر مدرس تھے، میں ۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۰ء وہاں ان کا شاگرد رہا ہوں۔ ان کے تفصیلی حالات فروغ دانش، گورنمنٹ پبلک ہائی سکول پنڈی کالو ضلع منڈی بہاء الدین کی تاریخ (1963-2000)، تصنیف حکیم سید شفیق الرحمان نوشاہی، ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاء الدین، ۲۰۰۰ء، صفحات ۹۰-۹۵ میں درج ہیں۔

۱۷۔ ابو عبداللہ غلام حسن کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو: اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، لاہور، ۱۹۸۰ء، جلد اول، صفحات ۴۲۳-۴۲۴۔

باجنابا و سوج  
و نغمہ کیل  
نقد

١٢٩٨  
حصل نظامية في الطب

الحمد لله والصلاة على النبي وآله  
شرح مواقف شامخه آن سید میراجل  
است این تابی بی بدل اند جهان شب المثل  
از لطف لفظ معانی بدو جو بی کل از جن  
بارخ ایوبی مگرداری دل یعقوب گر  
منم آنکه با صید ریخ و غم تا وقت شب از صیدم  
بود این بنین تاج دار اکنون سرم شد با جدار  
ابر که همای خدا بار و ترویح مصنفش  
در بحر تار بخش شنا گودم جو با فکر  
از کوثر خالی شد ندای بلخ اعلی بکماله

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم واصل علیٰ ذلک رسو مک محمد وآله واصحابہ اجمعین  
 اما بعد این رسالہ چند در قیست معدود مشتمل بر قواعد و ضوابط کلیہ است فرس  
 کہ فقیر سرآبا تصحیر عبد الواسع ہانسوی بابت دعا علیٰ بعضی دوستان دانش الاخلاص  
 و مخلصان مصادق الاختصاص از کتب لغت مثل فرہنگ جہانگیری و رشیدی و فرہنگ  
 سروری و مدار الافاضل و مؤید الفضل و کتب معانی مثل بحر الدقائق و نزہۃ الصنائع  
 و عمان الجہاز و خزائن المعانی و غیرہ مثل شروح ثقات بعضی مشاہیر انتخاب ہودہ  
 و شمع مخطورات خاطر کلیل خود را از ایراد امثال و نظائر و تحقیق معنی بعضی از ابیات  
 نیز در ان کار فرمودہ بر یک مقدمہ و شش باب و خانہ مرتب ساخت تا پنجمہ مغزل  
 محفل دانش پیش را در تحقیق الفاظ و تدوین معانی بکار آید و نوسہ بقان مکتب  
 فرہنگ دہوش را در ادای الفاظ و فہم مضامین رشدی بیفزاید چون منصف بہ مولف  
 درین صبح و تالیف غیر از نقل صنو ابط و قواعد اثر کلام اغرہ عظام و احکام کرام برای  
 نفع گرفتن مبتدیان امیری و کبریت حکم ماعلی الرسول الا البلاغ اگر نا قعی بقصور  
 ہست و تنگی حوصلہ بطعن و تعرض پیش آید در حقیقت دست اعراض در انکار در دانا  
 تحقیق اکابر زردہ باشد احادنا اللہ و جمیع المسلمین معہ ذلک واللہ ولی الرشاد علیہ  
 توکلک و بہ الاعتقاد و قدیمہ مشتمل بر چند مقدمات و شش ہر بدایہ الحروف موعودہ  
 موعودہ برای غرض ترکیب کلمات عرب بست و نہ حرفت و ہر یک ازین حروف را

بسم الله الرحمن الرحيم  
 واصل علیٰ ذلک رسو مک محمد وآله واصحابہ اجمعین  
 اما بعد این رسالہ چند در قیست معدود مشتمل بر قواعد و ضوابط کلیہ است فرس  
 کہ فقیر سرآبا تصحیر عبد الواسع ہانسوی بابت دعا علیٰ بعضی دوستان دانش الاخلاص  
 و مخلصان مصادق الاختصاص از کتب لغت مثل فرہنگ جہانگیری و رشیدی و فرہنگ  
 سروری و مدار الافاضل و مؤید الفضل و کتب معانی مثل بحر الدقائق و نزہۃ الصنائع  
 و عمان الجہاز و خزائن المعانی و غیرہ مثل شروح ثقات بعضی مشاہیر انتخاب ہودہ  
 و شمع مخطورات خاطر کلیل خود را از ایراد امثال و نظائر و تحقیق معنی بعضی از ابیات  
 نیز در ان کار فرمودہ بر یک مقدمہ و شش باب و خانہ مرتب ساخت تا پنجمہ مغزل  
 محفل دانش پیش را در تحقیق الفاظ و تدوین معانی بکار آید و نوسہ بقان مکتب  
 فرہنگ دہوش را در ادای الفاظ و فہم مضامین رشدی بیفزاید چون منصف بہ مولف  
 درین صبح و تالیف غیر از نقل صنو ابط و قواعد اثر کلام اغرہ عظام و احکام کرام برای  
 نفع گرفتن مبتدیان امیری و کبریت حکم ماعلی الرسول الا البلاغ اگر نا قعی بقصور  
 ہست و تنگی حوصلہ بطعن و تعرض پیش آید در حقیقت دست اعراض در انکار در دانا  
 تحقیق اکابر زردہ باشد احادنا اللہ و جمیع المسلمین معہ ذلک واللہ ولی الرشاد علیہ  
 توکلک و بہ الاعتقاد و قدیمہ مشتمل بر چند مقدمات و شش ہر بدایہ الحروف موعودہ  
 موعودہ برای غرض ترکیب کلمات عرب بست و نہ حرفت و ہر یک ازین حروف را

الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم  
 واصل علیٰ ذلک رسو مک محمد وآله واصحابہ اجمعین  
 اما بعد این رسالہ چند در قیست معدود مشتمل بر قواعد و ضوابط کلیہ است فرس  
 کہ فقیر سرآبا تصحیر عبد الواسع ہانسوی بابت دعا علیٰ بعضی دوستان دانش الاخلاص  
 و مخلصان مصادق الاختصاص از کتب لغت مثل فرہنگ جہانگیری و رشیدی و فرہنگ  
 سروری و مدار الافاضل و مؤید الفضل و کتب معانی مثل بحر الدقائق و نزہۃ الصنائع  
 و عمان الجہاز و خزائن المعانی و غیرہ مثل شروح ثقات بعضی مشاہیر انتخاب ہودہ  
 و شمع مخطورات خاطر کلیل خود را از ایراد امثال و نظائر و تحقیق معنی بعضی از ابیات  
 نیز در ان کار فرمودہ بر یک مقدمہ و شش باب و خانہ مرتب ساخت تا پنجمہ مغزل  
 محفل دانش پیش را در تحقیق الفاظ و تدوین معانی بکار آید و نوسہ بقان مکتب  
 فرہنگ دہوش را در ادای الفاظ و فہم مضامین رشدی بیفزاید چون منصف بہ مولف  
 درین صبح و تالیف غیر از نقل صنو ابط و قواعد اثر کلام اغرہ عظام و احکام کرام برای  
 نفع گرفتن مبتدیان امیری و کبریت حکم ماعلی الرسول الا البلاغ اگر نا قعی بقصور  
 ہست و تنگی حوصلہ بطعن و تعرض پیش آید در حقیقت دست اعراض در انکار در دانا  
 تحقیق اکابر زردہ باشد احادنا اللہ و جمیع المسلمین معہ ذلک واللہ ولی الرشاد علیہ  
 توکلک و بہ الاعتقاد و قدیمہ مشتمل بر چند مقدمات و شش ہر بدایہ الحروف موعودہ  
 موعودہ برای غرض ترکیب کلمات عرب بست و نہ حرفت و ہر یک ازین حروف را

زبان شہد و عاکل علامہ سائین کہ در طریق صداقت گزیدہ تاریخ  
بہار تاشدہ سیرانی حسن از فہم فخران سیدہ گلزار تا خلافت خاں  
فرخ عیش و بختک در محافہ باد  
فساد خانہ برانداز باد و بر سر دار

نام شد تا زیانہ غفلت مولوی غلام غوث غلامی کہ در تاریخ  
میت شہد ماہ جاری الشانی ۱۲۹۹ھ شدہ برداشتہ تعلیم گشتہ رقم بندہ  
علامہ حسین تاریخ پنجم شہر شعبان ۱۳۳۰ھ ہجری علی صاحبہا صلوات  
والسلام و علی آلہ واصحابہ و تابعہ الصبا  
الی مرور الشہور والاعوام  
والحمد للہ علی کل حال  
نقطہ

الآن قد کمل الکتاب لعین ابد الوکاب و من المنح  
اللہ لہ سیرۃ قد انقضت نقل بقیۃ الکتاب علی نقل نقل  
و ہوتی منقول من مسودۃ المصنف ابن ج و سابط

۳۵  
این کتاب از جناب شیخ  
غلام حسین از محمد بن داد و در زیر بیض  
کتاب خانہ مطبوعہ کتب خانہ  
قد علین و عوادہ

فیروز الاول مولانا حسن  
الحمد الاول مولانا حسن  
کتاب خانہ مطبوعہ کتب خانہ  
قد علین و عوادہ



۳- اوپر: تازیانہ غفلت از مولوی غلام غوث غلامی کا ترقیہ نسخہ، دانشگاه پنجاب، لاہور، ۹۴۳۱  
۴- نیچے: حاشیہ شرح عقائد نسفی، ظہیر پرکاش کی تحریر اور مہر، نسخہ، دانشگاه پنجاب، لاہور، ۹۰۶۱